

۲۰۲۰ کے ہندوستان کا تصوّر

رجا ورما

آئندہ شہروں کے متعلق ہندوستانی طلبہ کے تصوّرات۔

حقیقی دنیا کے ڈاتا سے کام لے کر آئندہ مذکولوں کا حل تلاش کرنا چکیا کام تھا۔ اس دوران ہم نے محسوس کیا کہ اگر ہم پکار کرنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک حقیقتی طریقہ ہے۔ دریافت کرو۔ اس خیال کا اظہار گاری میشوری نے کیا جو اس مقابلے میں حصہ لینے والی لاڑکوں کی واحد نیم کی رکن تھیں، جوئی دہلی کے ماؤنٹ کارل اسکول کی پر اپنے ملک کی خدمت کا موقع دیا اور یہ ایسا موقع تھا ہے ہم نے تمہاری دیگر کامیابی تھیں۔ ان کی ساتھی روپیہ بادا کہتی ہیں کہ ملک وقوع سسری طور پر نہیں لیا لیکن اب سے پارہ سال بعد ہندوستان کیسا کے معاملے سے بھی اپنے خیالات کو ٹھوٹھوٹ دینے میں مدد دیں۔

لچکیوں کو بڑھانا ہے۔ طلبہ نے اپنے تصوّرات کو پیش کرنے کے لیے ماحولیات کو برقرار رکھنے والے پلان اور ایک ٹیبل ناپ ماؤنٹ پر پانچ میںیں کام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے امریکن سینٹر، جنی دہلی میں جوں کے سامنے اپنے ڈیزائن پیش کیے۔

۲۰۲۰ میں ہندوستان کے شہر مستقبل نے ہمیں ایک مخصوص طور پر اپنے ملک کی خدمت کا موقع دیا اور یہ ایسا موقع تھا ہے ہم نے سسری طور پر نہیں لیا لیکن اب سے پارہ سال بعد ہندوستان کیسا گلے گا اس کا تصوّر کرنا آسان نہ تھا۔ اس خیال کا اظہار اپنی وجہ سے باشیں کیس تا آنکہ ہمیں درکار جواب دل لیا۔ ہم نے اور بھی بہت سے لوگوں کے خیالات معلوم کیے اور اپنے پروجیکٹ کو بہتر

کے ریسرچ سینٹر، فضائی پروازوں کے میوزیم، جیاتیاتی کھادوں کی طبقی کمیٹی، محفوظوں کے لیے ہر جگہ بڑی علامات والے کمپنیے، ہندوستانی پیشوں کے ایک پر جوش گروپ نے مستقبل میں اپنے شہر کے لیے یہ منصوبے تجویز کیے ہیں۔

روبوٹ دہلی اور اطراف کے اسکولوں کے گیارہوں جماعت کے طلبہ کی چودہ ٹیموں نے "۲۰۲۰ میں ہندوستان کے آئندہ شہر" کے ایک مقابلے میں گزشتہ جوڑی میں حصہ لیا۔ ان سے کہا گیا تھا کہ ۲۰۱۰ میں ہونے والے دولت مشترک کے میں الاقوامی کھیلوں کے متعلق نئے ترقیاتی پلان پیش کریں اور اس سلسلے میں حسب ذیل عارضی تغیرات کے بنیادی ڈھانچے پیش نظر رکھیں۔ میڈیا سینٹر، پریکشہ گراونڈ، تفریح کی سہولیں اور ٹرانسپورٹ سسٹم جیسیں ان کھیلوں کے ختم ہو جانے کے بعد مسما کر دیا جائے گا۔ اس مقابلے کا مقصد طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنا تھا کہ وہ ۲۰۲۰ کے لیے بنیادی ڈھانچوں کے ڈیزائن پر غور کرنے کے لیے اپنی ذہنی صلاحیتیں استعمال کریں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کی نصف سے زیادہ آبادی شہروں میں رہ رہی ہوگی۔

"۲۰۲۰ میں ہندوستان کے آئندہ شہر" کا یہ دوسرا سال تھا جس کا انتہام حکومت ہند کے محلہ سائنس اور تکنالوجی نے بھولے سسٹم انکار پر نیئے کے تعاون سے کیا تھا جو کہ حالاتِ زندگی کے نتائجی ڈھانچے کے لیے سرافٹ ویر فراہم کرنے والا ایک بہتر امر کی اور ہے۔

امریکہ میں ہونے والے ایسے ہی مقابلے کی طرح ہندوستان میں اس مقابلے کا مقصد ریاضی، سائنس اور انجمیٹریگ میں طلبہ کی

مزید معلومات کے لیے:

نیشنل انجنئرنگز ویک فیوچر سٹی کمپیشن

<http://www.futurecity.org/competition.shtml>

فیوچر سینٹر انڈیا ۲۰۲۰

<http://www.futurecitiesindia2020.co.in/>



مستقبل کا مسئلہ: جائے تنگ است و مردہ مان بسیار

۱۹۰۰ میں دنیا بھر کی شہری آبادی میں ۱۳ فیصد اضافہ ہوا تھا، جو ۲۰۰۵ میں بڑھ کر ۳۶ فیصد تک پہنچ گیا۔ تو ام تمدھ کے شعبہ آبادی کے اندازوں کے مطابق ۲۰۳۰ تک دنیا کی فیصد آبادی یعنی تقریباً چار ارب ۹۰ کروڑ لوگ شہروں میں رہنے لگیں گے۔ ۲۰۱۵ تک ممکنی دنیا کا درسراپ سے زیادہ آبادی والا شہر ہو گا جس کی آبادی کا اندازہ دو کروڑ ۹۰ لاکھ کیا جاتا ہے۔ نئی دہلی اور لکھنؤت سب سے زیادہ آبادی والے شہروں میں شامل رہیں گے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ ممکنی اور دلی کی آبادی دنیا کے کسی اور شہر کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھے گی۔

نیو یارک ٹائمز کے بلاگ کے مطابق ”زمین کتنی آبادی کی متحمل ہو سکتی ہے؟“ کے مصروف نظریاتی ماہر حیاتیات جوکل ای کوہن نے امریکن اکیڈمی آف آرٹس ایڈ سائنس کے ذریعہ منعقدہ پہنچ مباحثہ میں کہا کہ ”اب سے ۲۰۳۰ تک ترقی پذیر ملکوں میں وس لاکھ آبادی والے شہر کے برابر ایک شہر پانچ دن میں آپا کرنا ہو گا۔“

سوال یہ ہے کہ زمین اس روز افزروں آبادی کو کب تک بروادشت کر سکتی ہے جس کی آبادی

۱۹۹۹ میں چھارب سے بڑھ کر ۲۰۳۲ تک نارب ہونے والی ہے۔



کے زبردست اثرات اپنے پھول کے لئے بھی چھوڑنا چاہتے ہیں۔ بہرحال پہلے سے منصوبہ بنندی سے تو اسی کو نقصان نہیں پہنچتا۔ انہی سچنا بعد میں پچھتائے سے تو بہتر ہے۔ ان طلبے کے لیے یہ صرف تین سرمائی چھٹیاں تھیں۔ وہا بات پر حق تھے کہ اس پروجیکٹ میں ترکت میں ایسیں بے مثال تجربات حاصل ہوئے۔

ایجے پت میں کہتے ہیں کہ ”یہ پروجیکٹ دشوار گزار تھا اور کہیں کہیں ہم پھنس گئے لیکن ہمارے پیچروں اور ہمارے ٹیم کے جذبے نے ہمیشہ ہماری مدد کی۔ انعام سے زیادہ یہ تجربہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔“

اس مضمون کے متعلق اپنی رائے اس پتے پر لکھیں:

editorspan@state.gov

جنید ترین ماڈنگ سافت ورک کے استعمال کی ٹریننگ دی۔ ہم نے جدید ترین ڈائجیٹیل کام کے علاوہ جیسے کہ وقت کی بچت، مسائل کے حل تکنالوجی بھی تیار کی جیسے کہ روبوٹ کامپیوٹر نیوی لیکن سسٹم جو کہ ایک انتہائی جدید تیاری سسٹم کے لیے ہے جو یہ سوشن سسٹم کہلاتا ہے۔ اور میکانیکل انجینئرنگ سے بھی متعارف ہوتے ہیں۔

اسکاتھ ٹی. لاف گرین، بینلے اپیارڈ کیریز نیٹ ورک کے گلوبل ڈائرکٹر ہیں جو کہ بینلے سسٹس ائکار پورٹریڈ کا ایک حصہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”۲۰۲۰ میں ہندوستان کے آئندہ شہزادوں اور گھرانے والوں کے لیے ایک خارج تھیں ہے، جنہوں نے ہندوستان کے واقعی بنیادی ڈھانچے کی ضرورتوں کا مسئلہ حل کرنے کے لیے ڈیزائن کیے۔“

شراماکی ٹیچر ممتاز اور ارٹ اہمیتی ہیں کہ بھی بھی تو طلباء نے اپنے نمونوں کی ڈیزائنگ اور دوبارہ ڈیزائنگ پر گیارہ گیارہ گھنٹے کام کیا۔ ہر ٹیم کی رہنمائی ایک ٹیچر کر رہا تھا جو کمپیوٹر یا سائنس کا ماہر یا انجینئر تھا اور اس نے اپنی رضا کارانہ خدمات پیش کیں۔

ڈیزائنکوں میں فرق کے باوجود ایک تصویر سارے گروپوں میں مشترک تھا یعنی پروجیکٹ کو ماحول دوست بنایا جائے۔ ششی تو ناتانی سے چلنے والی گاڑیوں سے لے کر، چھتوں پر ششی پیٹل اور بارش کا پانی جمع کرنے سے لے کر راکھ سے اٹھنی بنانے، گاڑیوں سے پاک علاقے تک کی تجویزوں سے ظاہر تھا کہ طلباء اپنے آئندہ شہروں کو آسودگیوں سے پاک رکھنا چاہتے تھے۔

کائناتی پرندوں کا مشاہدہ جن کا دلچسپ مختار ہے کہ کہتا ہے کہ ”آج عالمی حرارت کا مسئلہ درپیش ہے اور مجھے یقین ہے کہ ۲۰۲۰ تک ہم ماحولیات کے زبردست بحران سے دوچار ہوں گے۔ ہم کاربن بینلے نے ہمیں ایکس روزا اور مانگرو اسٹشن وی ایکس ایم جیسے

دادیں: نوئیڈا کے ایپی جے اسکول کی نیم ایک وزیر کو اپنے ڈیزائن کا خاکہ سمجھاتے ہوئے۔ (بائیں سے) نیم کی مشیر اور بایولوچی کی ٹیچر پنکی مانہر، طلباء اچے پنٹ جین، ای ار سبرا نیم، گنگن انند اور انشل سنگھ۔

نیچے: ایپی جے اسکول، نئی دہلی کے طالب علم زویا خان، پورو بنرجی اور اپیہنٹو میں بینلے سسٹس کے جگل مکوانہ سے محو گفتگو۔ گلوبل ڈائرکٹر اسکاتھ ٹی. لاف گرین (درمیان) اور ہندوستان میں بینلے سسٹس کے جگل مکوانہ سے محو گفتگو۔

